رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۱۹

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ سششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ مورخہ ۶ ذوالحجہ ۱۳۵۷ سنہ ہجری یوم شنبہ مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۳۹ء نمبر ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گو ابھی کھانسی کی شکایت ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت حضور کو افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرماتے رہیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار ہے۔ ساتھ ہی ضعف کی شکایت بھی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:

آج بعد نماز عشا زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت مسجد محلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے اپنے چار سالہ تبلیغی حالات دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے۔ اہل محلہ بہت اشتیاق سے لیکچر سنتے رہے۔ تقریر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی:

حاجی محمد اسمٰعیل صاحب پریزیڈنٹ محلہ دارالبرکات بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُرید اور مُرشد کے تعلقات

"مرید و مرشد کے تعلقات ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ماں باپ۔ اولاد کو اتنا عزیز نہیں سمجھتے۔ جتنا مرشد مرید کو جانتا ہے۔ ماں باپ جسمانی تربیت اور تعلیم کے لئے کوشش کرتے ہیں مگر مرشد مرید کی روحانی پیدائش کا موجب ہوتا ہے اور اس کی اندرونی تعلیم اور تربیت کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ بشرطیکہ راست باز ہو۔ اگر دیار کار اور دھوکہ باز ہو۔ تو وہ دُشمن سے بھی بدتر ہوتا ہے"

(الحکم ۹ ۔ جون ۱۸۹۹ء)

عورت کی محبت

"انما الدنیا لعب ولھو کی تفسیر کرتے ہُوئے فرمایا "لعب میں عورتوں کی محبت بھی شامل ہے۔ انسان عورت کے پاس جاتا ہے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ محبت اور لذت کثافت سے بدل جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک حقیقی عشق ہونے کے بعد ہو۔ تو پھر راحت پر راحت اور لذت پر لذت ملتی ہے۔ یہاں تک کہ معرفت حقہ کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور وہ ایک ابدی اور غیر فانی راحت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جہاں پاکیزگی۔ اور طہارت کے سوا کچھ نہیں۔ وہ خدا میں لذت ہے۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اسے ہی پاؤ۔ کہ حقیقی لذت وُہی ہے۔"

(الحکم ۲۳ ۔ جون ۱۸۹۹ء)

احکام الٰہیہ کی کامل اطاعت کرو

"عزیزو اس دُنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دُنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔ جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے۔ اور قریب قریب دہریت کے پہونچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اور ایسا دل پیدا کرو۔ جو غریب اور مسکین ہو۔ اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے"

(الحکم ۳۰ ۔ جون ۱۸۹۹ء)

عورتوں کا میلوں میں جانا

"تم اپنی عورتوں کو میلوں اور مجمعوں میں مت بھیجو۔ اور ان کو ایسے کاموں سے بچاؤ کہ جہاں وہ خشکی نظر آئیں۔ تم اپنی عورتوں کو زیور چھنکاتے ہوئے خوش نظر پسند لباس میں کوچوں اور بازاروں میں اور میلوں کی سیر سے منع کرو۔ اور ان کو نامحرموں کی نظر بازی سے بچاتے رہو"

(الحکم ۱۷ ۔ جولائی ۱۸۹۹ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر جلسہ سالانہ میں بیعت کرنیوالے

حضور کی طرف ایک عالم کے اُمڈے چلے آنے کا ثبوت

گزشتہ جلسہ سالانہ پر جن سینکڑوں لوگوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ذیل میں ان کی دوسری قسط شائع کرتے ہوئے "پیغام صلح" کو جس نے حال ہی میں لکھا ہے کہ جلسہ سالانہ پر سینکڑوں آدمیوں کے بیعت کرنے کا دعویٰ مبالغہ آمیز ہے۔ چیلنج کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان ناموں میں سے جن کے متعلق چاہے۔ ہم سے ثبوت طلب کر سکتا ہے۔ ہم ان اصحاب سے ملا دینے کا ذمہ لیتے ہیں۔ "پیغام صلح" اس کے لئے تیار ہو یا نہ ہو اس کے اپنے مقرر کردہ اس معیار کے رو سے کہ اگر جلسہ سالانہ پر سینکڑوں آدمیوں نے بیعت کی ہے تو سب پر روشن ہو جائیگا "کہ ایک عالم ہے۔ جو جناب خلیفہ صاحب کی طرف اُمڈا چلا آرہا ہے" ہم نے سینکڑوں آدمیوں کی نام بنام فہرستیں شائع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ فی الواقع ایک عالم ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف امڈا چلا آرہا ہے۔

نمبر	نام	ضلع
۱۵۵۱	عبد الرب صاحب	شیخوپورہ
۱۵۵۲	احمد الدین صاحب	،،
۱۵۵۳	محمد یوسف صاحب ولد غلام مصطفیٰ صاحب	سیالکوٹ
۱۵۵۴	فتح محمد صاحب	،،
۱۵۵۵	محمد شریف صاحب	،،
۱۵۵۶	حیات محمد صاحب	گوجرانوالہ
۱۵۵۷	نذیر احمد صاحب	سیالکوٹ
۱۵۵۸	محمد اشرف صاحب	گجرات
۱۵۵۹	محمد اسلم صاحب	شیخوپورہ
۱۵۶۰	فضل داد صاحب	گجرات
۱۵۶۱	غلام حضور صاحب	بہاولنگر
۱۵۶۲	محمد بخش صاحب	گجرات
۱۵۶۳	فضل احمد صاحب	،،
۱۵۶۴	غلام رسول صاحب ولد الہ دین صاحب	،،
۱۵۶۵	فتح محمد صاحب	،،
۱۵۶۶	غلام رسول صاحب ولد مہر محمد صاحب	،،
۱۵۶۷	فضل قادر صاحب	گورداسپور
۱۵۶۸	محمد ابراہیم صاحب	لائل پور
۱۵۶۹	عبد اللہ صاحب	گجرات
۱۵۷۰	محمد حسین صاحب	شیخوپورہ
۱۵۷۱	اللہ دتا صاحب	گوجرانوالہ
۱۵۷۲	محمد شریف صاحب	گورداسپور
۱۵۷۳	امام الدین صاحب	،،
۱۵۷۴	میاں روشن دین صاحب	امرتسر
۱۵۷۵	مبارک احمد صاحب	سرگودہا
۱۵۷۶	بارک احمد صاحب	گورداسپور
۱۵۷۷	بوڑھے خان صاحب	امرتسر
۱۵۷۸	اللہ دتا صاحب	جالندھر
۱۵۷۹	عالم خان صاحب	گورداسپور
۱۵۸۰	جھنڈے خان صاحب	جالندھر
۱۵۸۱	نور محمد صاحب	جموں
۱۵۸۲	رحیم بخش صاحب	امرتسر
۱۵۸۳	عبد الشکور صاحب	جالندھر
۱۵۸۴	خواج احمد صاحب	گورداسپور
۱۵۸۵	صادق علی صاحب	،،
۱۵۸۶	محمد اقبال صاحب	شیخوپورہ
۱۵۸۷	محمد حنیف صاحب	،،
۱۵۸۸	شیر محمد صاحب	گجرات
۱۵۸۹	رحمت اللہ صاحب	گوجرانوالہ
۱۵۹۰	منشی شیر محمد صاحب	تھرپارکر سندھ
۱۵۹۱	عبد الرحمٰن خان صاحب	لدھیانہ
۱۵۹۲	نظیر احمد صاحب	،،
۱۵۹۳	علی محمد صاحب	لاہور
۱۵۹۴	محمد اکبر صاحب	گجرات
۱۵۹۵	مبارک علی صاحب	گورداسپور
۱۵۹۶	مبارک علی صاحب	لدھیانہ
۱۵۹۷	سلطان محمد صاحب	بہاولپور
۱۵۹۸	میاں محمد الدین صاحب	سرگودہا
۱۵۹۹	میاں امام الدین صاحب	،،
۱۶۰۰	علی محمد صاحب	جھنگ
۱۶۰۱	میاں علی شیر صاحب	فیروزپور
۱۶۰۲	شریف احمد صاحب	جالندھر
۱۶۰۳	نور محمد صاحب	سرگودہا
۱۶۰۴	محبوب علی صاحب	جالندھر
۱۶۰۵	مستری محمد الدین صاحب	شیخوپورہ
۱۶۰۶	ولی محمد صاحب	لدھیانہ
۱۶۰۷	علی محمد صاحب	لدھیانہ
۱۶۰۸	غلام قادر صاحب	،،
۱۶۰۹	خوجا صاحب	،،
۱۶۱۰	الٰہی بخش صاحب	،،
۱۶۱۱	فضل دین صاحب	،،
۱۶۱۲	محمد شفیع صاحب	بہاولنگر
۱۶۱۳	بہادل صاحب	گجرات
۱۶۱۴	نور محمد صاحب	لدھیانہ
۱۶۱۵	عطا محمد صاحب	،،
۱۶۱۶	لبھا صاحب	بہاولنگر
۱۶۱۷	غلام علی صاحب	،،
۱۶۱۸	عبد اللہ خان صاحب	،،
۱۶۱۹	محمد اسلم صاحب	ہزارہ
۱۶۲۰	رشید محمد صاحب	لدھیانہ
۱۶۲۱	نور محمد صاحب	،،
۱۶۲۲	غوث محمد صاحب	،،
۱۶۲۳	محمد خان صاحب	کیمبل پور
۱۶۲۴	نذیر احمد صاحب	لائل پور
۱۶۲۵	محمد اعظم صاحب	بہاولنگر
۱۶۲۶	مولا داد صاحب	سیالکوٹ
۱۶۲۷	امام الدین صاحب	گورداسپور
۱۶۲۸	عبد الرحمٰن صاحب	اسلام آباد
۱۶۲۹	عبد الغفور صاحب	جالندھر
۱۶۳۰	غلام حیدر صاحب	شیخوپورہ
۱۶۳۱	احمد الدین صاحب	گجرات
۱۶۳۲	غلام احمد صاحب	،،
۱۶۳۳	شریف احمد صاحب	شیخوپورہ
۱۶۳۴	غلام محمد صاحب	جالندھر
۱۶۳۵	عطاء جیلانی صاحب	جالندھر
۱۶۳۶	محمد یعقوب صاحب	،،
۱۶۳۷	عبد الحنیف صاحب	،،
۱۶۳۸	حکیم احمد الدین صاحب	،،
۱۶۳۹	کرم علی صاحب	سرگودہا
۱۶۴۰	محمد عمر صاحب	لاہور
۱۶۴۱	فضل محمد صاحب	جالندھر
۱۶۴۲	نور الدین صاحب	ہوشیارپور
۱۶۴۳	محمد غیاث الدین صاحب	جالندھر
۱۶۴۴	محمد مالک صاحب	گوجرانوالہ
۱۶۴۵	غلام محمد صاحب	لائل پور
۱۶۴۶	مسماۃ مسعودہ صاحبہ	شیخوپورہ
۱۶۴۷	ببر بیگم صاحبہ	گجرات
۱۶۴۸	غلام عائشہ صاحبہ	،،
۱۶۴۹	شہزادہ بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۱۶۵۰	فاطمہ بیگم صاحبہ	گورداسپور
۱۶۵۱	بی بی رانی صاحبہ	فیروزپور
۱۶۵۲	صغریٰ صاحبہ	لائل پور
۱۶۵۳	فاطمہ بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۱۶۵۴	زینب صاحبہ	گجرات
۱۶۵۵	اللہ بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۱۶۵۶	غلام فاطمہ صاحبہ	گجرات
۱۶۵۷	سہاگ بھری صاحبہ	،،
۱۶۵۸	دیوان بیگم صاحبہ	،،
۱۶۵۹	شاہ بیگم صاحبہ	،،
۱۶۶۰	نور بھری صاحبہ	فیروزپور
۱۶۶۱	شہزادی صاحبہ	گوجرانوالہ
۱۶۶۲	ممتاز بیگم صاحبہ	سیالکوٹ
۱۶۶۳	فاطمہ بی بی صاحبہ	شیخوپورہ
۱۶۶۴	فاطمہ بیگم صاحبہ	گجرات
۱۶۶۵	عائشہ بی بی صاحبہ	لاہور
۱۶۶۶	فتح بی بی صاحبہ	جالندھر
۱۶۶۷	عائشہ صاحبہ	،،
۱۶۶۸	راج بی بی صاحبہ	فیروزپور
۱۶۶۹	محمد بی بی صاحبہ	جالندھر
۱۶۷۰	فاطمہ بی بی صاحبہ	،،
۱۶۷۱	سکینہ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۶۷۲	حیدری بی بی صاحبہ	،،
۱۶۷۳	عائشہ بی بی صاحبہ	،،
۱۶۷۴	شریفاں بی بی صاحبہ	،،
۱۶۷۵	عائشہ صاحبہ	ڈیرہ غازی خان
۱۶۷۶	رسول بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۶۷۷	شریفاں بی بی صاحبہ	امرتسر

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری اعلان

میرا لڑکا مسمی عبدالغفور شاہ جو کہ غیر احمدی ہے۔ بُری صحبتوں میں پڑ کر ایک دو دفعہ سزایاب بھی ہو چکا ہے۔ اب عرصہ سے گھر سے نکلا ہُوا ہے۔ معلوم ہُوا ہے میرے احمدیت کے تعلق کی وجہ سے وہ باہر جاکر اپنے آپ کو احمدی کہہ کر جماعتوں میں ٹھہر جاتا ہے۔ سنا گیا ہے کہ ایک دو جگہ اس نے کچھ نقصان بھی پہنچایا ہے اس کے حالات سے جماعتوں کو آگاہ کیا جانا ضروری ہے۔ حلیہ اس کا یہ ہے۔ گورا رنگ۔ جسم پتلا دبلا۔ اوپر والے دانتوں میں بائیں طرف ایک دانت سونے کا لگا ہُوا۔

العبد۔ احقر سید احمد شاہ احمدی سکنہ ہاڑی کیمل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۵۲۹۶ :۔ منکہ بی بی زوجہ حکیم عزیزالدین صاحب قوم قاضی اگہوترہ عمر ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن رتو چک۔ ڈاکخانہ چھمال ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ از قسم اراضی صرف ایک مکان خام واقعہ رتو چک قیمتی یکصد روپیہ مشمولہ تین کمرے ایک بیٹھک و برآمدہ ہے مگر مکان مذکور کی اراضی کے مالک مقامی زمیندار بصورت دیہات مالک ہیں۔ اس لحاظ سے مندرجہ بالا ملکیت صرف اس مکان کی اراضی کے علاوہ اندازاً خیال کر کے درج کی جاتی ہے۔ اور میں حق مہر قبل ازیں وصول کر چکی ہوں۔ اب مکان مندرجہ بالا کی بابت یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم میری وصیت کردہ رقم سے منہا سمجھی جائے گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ **الامۃ**۔ نشان انگوٹھا۔ بی بی زوجہ حکیم عزیزالدین۔ گواہ شد:۔ محمد حسین بقلم خود ساکن رتو چک ڈاکخانہ چھمال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور گواہ شد:۔ حکیم عزیزالدین خاوند موصیہ۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ سیر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوائی نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا دنیا میں آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ اللہ دتہ ولد بھوگو ذات عیسائی سکنہ ٹھٹھہ گورایہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضخواہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ملنگا وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۲ ۳/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۲ ۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات مشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲ ۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مؤرخہ ۱۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ شہاب الدین ولد ماہی ذات لوہار سکنہ پکھرانی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسماۃ عزیز بیگم وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہٰذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۱ ۳/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۱ ۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۱۲۰

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات مشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۱ ۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مؤرخہ ۱۴ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۲۴ جنوری۔ مارکیٹنگ بل کی تیسری خواندگی پر بحث کے دوران میں ڈاکٹر نارنگ نے کہا۔ کہ اس غیر منصفانہ بل کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے تجارت پیشہ لوگ اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ تمام منڈیوں میں ایک سال کے لئے کاروبار بند کر دیں اور اجناس کی خرید و فروخت نہ کریں۔ اور اس کے لئے امرتسر میں فروری کے مہینہ میں تاجروں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اگر اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو زمینداروں کی پیدا کردہ اجناس کے لئے حکومت کو کوئی اور انتظام کرنا پڑے گا۔ اور صوبہ کی تجارت پر اس کا برا اثر پڑے گا۔

ناگپور ۲۵ جنوری۔ سی پی مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ کل سے اس صوبہ میں ودیا مندر سکیم نافذ کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں نے اس کے افتتاح کی تمام تقاریب کے مقاطعہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ایک طبقہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے بغیر ہی سول نافرمانی کی مہم جاری کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ پارلیمنٹ برطانیہ کا اجلاس ۳۱ جنوری کو منعقد ہوگا اور اسی روز وزیر اعظم اپنے دورہ روما کے متعلق بیان دیں گے۔ اس کے علاوہ مسئلہ فلسطین۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور چیکوسلواکیہ کو قرض دینے کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کر دیں گے۔

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک سکیم کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق دو ہزار شہریوں کو ہر سال ہوا بازی کی تعلیم دی جائے گی۔ جو جنگ کی صورت میں جنگی خدمات سرانجام دیں گے۔

بمبئی ۲۵ جنوری۔ ریاست راجکوٹ میں صلح کے بعد اصلاحات کے نفاذ کے لئے جو کمیٹی مقرر کی جا رہی تھی۔ اس میں ریاست کے دیوان نے مسلم لیگ کے دو نمائندے بھی شامل کئے تھے۔ لیکن سردار پٹیل نے اسے بہت برا منایا اور دیوان کو چیلنج دیا ہے کہ اگر مسلمان ممبروں کو شامل کیا گیا تو دوبارہ ستیہ گرہ کیا جائے گا۔ اور اس دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ستیہ گرہ کے فیصلہ کا اعلان بھی کر دیا ہے۔

بمبئی ۲۵ جنوری۔ ایوان تجارت کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے صوبہ بمبئی کے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ توقع کرنا حماقت ہے کہ کانگرسی حکومتیں مزید ٹیکس عائد نہیں کریں گی۔ ہمارا کام غرباء کی فلاح و بہبود ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آسودہ حال لوگوں پر ٹیکس لگا کر اس کام کے لئے روپیہ حاصل کیا جائے۔

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ شاہ مصر نے ایک فرمان پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے رو سے سارے مصر میں انکم ٹیکس نافذ کر دیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۲۴ جنوری۔ جاپانی افواج نے شمالی شانٹنگ کے ایک مضبوط فوجی مرکز دوٹنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور محاذ پر پنشین بھی جاپانیوں کے قبضہ میں آگیا ہے جو ایک اہم فوجی مرکز ہے۔

انقرہ ۲۵ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی کے وزیر اعظم نے استعفیٰ دے دیا ہے اور نئی وزارت مرتب ہو گئی۔ تفاصیل کا تا حال علم نہیں ہو سکا۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ شاہ فاروق والئی مصر خلیفہ اسلام منتخب ہو گئے ہیں اور آپ نے ایک مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ سفیر مصر مقیم لنڈن نے ایک اعلان کیا ہے کہ یہ خبر بالکل غلط ہے محض امامت کے فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے کوئی شخص خلیفہ اسلام نہیں بن سکتا

باردولی ۲۵ جنوری۔ گاندھی جی نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ اس وقت جب کہ قریباً تمام ریاستوں میں اصلاحات کی تحریک شروع ہے۔ اور سیاسی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اگر کانگرس مداخلت نہ کرے۔ تو یہ اس کی بزدلی ہوگی۔ راجکوٹ اور جے پور کے واقعات کو نہایت آسانی کے ساتھ آل انڈیا سوال بنایا جا سکتا ہے

کراچی ۲۵ جنوری۔ آج سندھ اسمبلی میں تشخیص مالیہ کے متعلق کانگرس کی تجویز کثرت آراء سے گر گئی مسلم لیگ پارٹی نے حکومت کا ساتھ دیا۔

ناگپور ۲۴ جنوری۔ راج نند گاؤں میں قواعد جنگل کی خلاف ورزی کرنے والوں پر ریاست کی پولیس نے گولی چلا دی جس سے ایک گونڈ لڑکا ہلاک اور چھ زخمی ہوئے۔ دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے

رنگون ۲۵ جنوری۔ یہاں ایک جاپانی جاسوس گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو برمی راہبوں کے بھیس میں چینیوں کے مکانات پر بھیک مانگ رہا تھا۔ تلاشی لینے پر معلوم ہوا۔ کہ اس نے اپنے کپڑوں کے نیچے وائرلیس کا مکمل سیٹ لیا ہوا تھا۔ اس کی قمیص کے بٹنوں کی ساخت ایسی تھی۔ کہ جو آواز کو گرفت کر لیتے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ برما کے رستہ چین کو جانے والے سامان جنگ کے متعلق اطلاعات بہم پہنچانے پر مامور تھا۔

بمبئی ۲۵ جنوری۔ یہاں کے کانگرسی لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ تریپوری کانگرس کے صدر کا انتخاب ڈیلیگیٹوں کے فیصلہ پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور کسی اور کو اس میں مداخلت نہ کرنی چاہیئے۔

سٹاک ہالم ۲۵ جنوری۔ سویڈن پارلیمنٹ کے ایک درجن ممبروں نے تجویز کی ہے کہ ۱۹۳۸ء کا نوبل پرائز مسٹر نیول چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کو ملنا چاہیئے کیونکہ ان کی کوششوں نے اس سال یورپ کو خوفناک تباہی سے بچا لیا ہے

کوئٹہ ۲۵ جنوری۔ مقامی حکام نے بعض خطرات کے پیش نظر لورالائی کی سڑکوں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں اور مسافروں کو ہدایت کی ہے کہ دس بجے صبح سے قبل اور چار بجے شام کے بعد ان سڑکوں پر سفر نہ کریں۔ اور سفر کرتے وقت مسلح محافظ ساتھ رکھیں۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ کل سوالات کے وقت حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ لاہور میں ہاؤس ٹیکس لگانے کی تجویز تا حال حکومت کے زیر غور ہے۔ کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا تاہم تخمینہ لگانے کے لئے مکانات کی پیمائش کی جا رہی ہے۔

ماسکو ۲۵ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ مزدوروں کی تنظیمی مہم کے سلسلہ میں ایک سو سے زائد ایگزیکٹو افسر موقوف کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے بعض کی موقوفی کی وجہ یہ ہے کہ وہ وقت پر اپنے فرائض کو سرانجام دینے سے قاصر رہے ایک افسر کے خلاف جو ڈیوٹی سے غیر حاضر تھا۔ مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) وزیر اعظم عراق نے ایک تقریر کرتے ہوئے حکومت کے پروگرام کا اعلان کیا۔ اور کہا۔ کہ نظم و نسق حکومت کو جمہوری بنایا جائیگا۔ سیاسی انجمنوں کے قیام کی عام اجازت دیدی جائیگی۔ پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ سابق وزارت نے جن اخبارات کو بند کر دیا تھا۔ موجودہ وزیر اعظم نے ان پر سے تمام پابندیاں ہٹالی ہیں۔

سنبھل ۲۵ جنوری۔ مقامی گورنمنٹ گرلز سکول سے ۵ طالبات کو اس لئے نکال دیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک ڈرامہ میں شامل ہو کر ناچنے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ ان کے والدین اس کے خلاف تھے۔ سکول میں ہڑتال کا اندیشہ ہے

بریلی ۲۵ جنوری۔ آج اس جگہ بالکل امن و امان ہے۔ غنڈوں کو تلاش کر کے حراست میں لیا جا رہا ہے چار اشخاص ہلاک اور ۱۷ زخمی ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک ۱۳۴ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

ٹوکیو ۲۵ جنوری۔ جاپانی اخبارات نے تجویز پیش کی ہے کہ برطانیہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ جاپان کا دورہ کریں اور تمام واقعات کا خود مشاہدہ کریں۔ اور اس طرح دونوں ممالک کے درمیان تصفیہ طلب امور کو حل کرنے میں آسانی ہو جائیگی۔ دفتر خارجہ میں بھی اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم کو دعوت

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الفضل" کی توسیع اشاعت کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "الفضل" کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں۔ عملہ الفضل ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش اور سعی کر رہا ہے۔ جیسے ناظرین بھی محسوس کر رہے ہوں گے اور انشاء اللہ حتی المقدور یہ جدوجہد برابر جاری رہے گی۔ کہ اخبار کو زیادہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ بنایا جائے۔ اسکے مقابلہ میں احباب کرام کا بھی ایک فرض ہے۔ جس کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر زور الفاظ میں توجہ دلا چکے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اخبار کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ ترقی کی طرف قدم بڑھانے میں جو مشکلات حائل ہیں۔ وہ اگر ساری کی ساری نہیں تو کچھ نہ کچھ ضرور کم ہو جائیں۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ میں "الفضل" کی اشاعت بڑھانے کی سرگرم کوشش کریں۔ اور ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک خریدار تو ضرور دے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ بیرونی جماعتیں اپنی اپنی جماعتوں سے متعلق ضروری اور اہم اطلاعات جلد سے جلد پہونچانے کا انتظام کریں۔ جس کی آسان صورت یہ ہے۔ کہ دیگر عہدہ داروں کی طرح ایک الفضل کا نمائندہ بھی مقرر کیا جائے۔ وہ جہاں اپنے ہاں کی ضروری اطلاعات برائے اشاعت الفضل کو بھیجتا رہے۔ وہاں اخبار کی توسیع اشاعت کی تحریک بھی جاری رکھے۔ امید ہے کہ احباب کرام جلد توجہ فرمائیں گے۔ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

سردار بہادر کا خطاب لفٹننٹ چودہری نظام الدین O.B.I کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سردار بہادر کا خطاب ملا ہے۔ اس خطاب سے آپکو مالی طور پر بھی فائدہ پہونچا ہے۔ ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء پونا کی جماعت احمدیہ کا اجلاس انہیں مبارکباد پیش کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیشن باتفاق آراء پاس ہوا۔ ایجلاس لفٹننٹ چودہری نظام الدین صاحب O.B.I. A.S.C to the G.O.C in chief Southern Command Pona. کی خدمت میں سردار بہادر کا خطاب ملنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ نیز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ خاکسار سردار محمد

دارالانوار کمیٹی کے قرعے افسوس ہے کہ گزشتہ چند ماہ میں قرعہ نہیں پڑ سکا۔ ۲۱ جنوری ۱۹۳۹ء کو جب اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر۔ جنوری کا قرعہ ڈالا گیا۔ تو حسب ذیل حصہ داروں کے نام نکلے (۱) ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی بنوں (۲) میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب ملتان (۳) بابو شمس الدین صاحب پشاور (۴) سید عزیز اللہ شاہ صاحب دہلی ان احباب کو چاہیئے کہ مکان کی تعمیر کیلئے انتظام شروع کر دیں۔ سکرٹری دارالانوار کمیٹی

درخواست دعا میری اہلیہ عرصہ چند دنوں سے بخار اور پھیپھڑے کے امراض میں مبتلا ہیں آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد عبد الصمد قادیان ۴۴

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ دسمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

No.	Name	No.	Name
1071	Fatima Saltpond	1091	Saeed Saltpond
1072	Maryam "	1092	Yaqub "
1073	Maryam "	1093	Suleman "
1074	Alisa "	1094	Maryam "
1075	Ishaque "	1095	Yusuf "
1076	Usman "	1096	Fatima "
1077	Basheer "	1097	Suleman "
1078	Mohammad "	1098	Dauda "
1079	Abdullah "	1099	Issa "
1080	Usman "	1100	Ishaque "
1081	Habdu "	1101	Dauda "
1082	Abdu Rahman	1102	Idris "
	Saltpond	1103	Fatima "
1083	Omon "	1104	Bashir "
1084	Maryam "	1105	Sadique "
1085	Adam "	1106	Haiwa "
1086	Yaqub "	1107	Balkees "
1087	Maryam "	1108	Saeed "
1088	Mohammad "	1109	Hawa "
1089	Issa "	1110	Sara "
1090	Ibrahim "	1111	Hajira "

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کے والد بزرگوار اخوند محمد افضل خان صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور ایک عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار چلے آتے تھے۔ ۲۱ جنوری کو فوت ہوگئے۔ والد مرحوم ایک عرصہ تک جماعت ڈیرہ غازی خاں کے پریذیڈنٹ رہے۔ اور جماعت کی اپنے وقت میں اچھی تنظیم کی۔ بزرگان ملت اور احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ اخوند محمد عبد القادر ایم۔ اے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور (۲) میرے والد قاضی غلام حسن صاحب خطیب جماعت احمدیہ گمھیانہ تین ماہ کے قریب بیمار رہ کر ۲۳ جنوری کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار قاضی محمد حسین (۳) میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحمید بحالت زچگی ۲۹ دسمبر کو جبکہ ہم سب قادیان جلسہ سالانہ پر تھے فوت ہوگئیں۔ مرحومہ بہت مخلصہ تھیں۔ مرحومہ کا بچہ عزیز خلیل احمد بفضل خدا زندہ ہے۔ احباب جماعت عزیزہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام نبی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھلوال۔

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۶ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ

عید الاضحیہ کے متعلق ضروری مسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ عید الاضحیہ کی مبارک تقریب چند دنوں کے بعد آنے والی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق بعض ضروری مسائل درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا کہ احباب اُن سے فائدہ اٹھا سکیں:۔

۱- جب ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے تو وہ شخص جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ نہ تو وہ بال ترشوائے۔ اور نہ ہی ناخن کٹوائے:۔

۲- ہر گھر کی طرف سے جس کا کمانے والا صرف ایک ہی ہو شریعت ایک قربانی کو کافی سمجھتی ہے۔ لیکن اگر ایک گھر میں مختلف کمانے والے رہتے ہوں۔ تو ہر ایک کو اپنی طرف سے علیحدہ علیحدہ قربانی کرنی چاہیئے:۔

۳- نہ صرف اپنی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے۔ بلکہ اگر کوئی چاہے تو دوسروں کی طرف سے بھی قربانی کر سکتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ امہات المومنین کی طرف سے بھی قربانی کی۔

۴- اس سے بڑھ کر اگر کوئی چاہے کہ وہ کسی متوفی کی روح کو ثواب پہونچانے کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرے تو وہ اس طرح بھی کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ دیکھا گیا۔ کہ آپ نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر دو دنبے ذبح کئے۔ ایک صحابی نے دریافت کیا۔ کہ دو دنبے آپ نے کیوں ذبح کئے ہیں، تو حضرت علی رضؓ نے جواب دیا۔ کہ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی۔ کہ میں آپ کی طرف سے ہمیشہ قربانی کیا کروں۔ چنانچہ میں اس ارشاد کی ہر عید کے موقعہ پر تعمیل کرتا ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ وفات شدہ شخص کی طرف سے بھی قربانی کی جا سکتی ہے:۔

۵- قربانی قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ چندہ دے دینے سے نہیں ہوتی۔ اس مسئلہ کے بیان کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ آج کل بدقسمتی سے مسلمانوں میں بعض ایسے لوگ بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ جو قربانی کے فلسفہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے کہدیا کرتے ہیں۔ کہ بجائے کوئی جانور ذبح کرنے کے یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ اتنا روپیہ کسی غریب شخص کو دے دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ایک دفعہ یہی مسئلہ پیش ہوا۔ تو آپ نے اس خیال کی تردید فرمائی۔ چنانچہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ میں نے تھوڑی سی رقم حصہ کے طور پر ایک قربانی میں ڈالی تھی۔ مگر دوسرے حصہ داروں نے مجھے احمدی ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا۔ اب اگر میں وہ رقم قادیان بھیجدوں۔ تو کیا میری قربانی ہو جائے گی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے مسکین فنڈ میں دینے سے نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ رقم کافی ہے۔ تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے۔ زیادہ کی توفیق نہیں۔ تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں ہے۔" (فتاوائے احمدیہ صفحہ ۱۶۱)

۶- قربانی کے متعلق بہتر یہی ہوتا ہے۔ کہ اپنے ہاتھوں سے کی جائے۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ دو دُنبوں کی قربانی کی۔ میں نے دیکھا۔ کہ آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا۔ اور پھر اپنے ہاتھ سے انہیں ذبح کیا۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔ کہ آپ نے ذبح کرتے وقت پہلے یہ الفاظ کہے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اس کے بعد آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا اور دُنبوں کو ذبح کر دیا:۔

۷- قربانی کے جانور کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ بیمار نہ ہو۔ دُبلا نہ ہو۔ کانا نہ ہو۔ اندھا نہ ہو۔ کان چرا یا کٹا ہؤا نہ ہو۔ لنگڑا نہ ہو۔ عیب دار نہ ہو۔ اسی طرح سینگ کٹے جانور کی قربانی بھی ممنوع ہے۔ حضرت علی رضؓ کہتے ہیں۔ ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ کان خوب غور سے دیکھ لیا کریں۔

۸- قربانی اونٹ نر و مادہ۔ گائے نر و مادہ۔ بکرا نر و مادہ۔ اور دُنبہ نر و مادہ کی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ نر و مادہ۔ اور بھینس نر و مادہ بھی فقہاء نے جائز قرار دی ہیں۔ گائے اور بھینس کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ اونٹ میں افضل تو یہی ہے۔ کہ سات کس شریک ہوں۔ لیکن دس کی طرف سے بھی اونٹ کی قربانی ہو سکتی ہے:۔

۹- قربانی دو سال سے کم عمر کے جانور کی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر میسر نہ آئے۔ تو ایک سال کا دُنبہ بھی جائز ہے۔ مگر بکرا ایک سال کا جائز نہیں حضرت جابر رضؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مسنہ یعنی دو سال کی بھیڑ یا بکری ذبح کیا کرو۔ اور اگر یہ نہ مل سکے۔ تو پھر جذعہ یعنی ایک سال کی بکری بھی دی جا سکتی ہے:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں بکری اور دُنبہ کی نسبت یہ تحقیق رکھتا ہوں۔ کہ بکری دو برس سے کم نہ ہو۔ اور دُنبہ ایک برس سے کم نہ ہو۔ آپ تعجب کریں گے۔ کہ ہمارے ملک کی بھیڑ کا نام عرب میں نہیں ہے۔ اور نہ شریعت میں اس کا نام ملا ہے۔ عربی میں ضائن اس کو کہتے ہیں۔ جو چکی والا ہو۔ اہلِ عرب سے میں نے تحقیقات کی ہے۔ کہ اس بھیڑ کو ہم نہیں جانتے۔ اور زیادہ سے زیادہ اس کو ایک قسم کی غنم کہہ سکتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہمارے مولوی ضائن کا ترجمہ دُنبی کرتے ہیں۔ یا بھیڑ۔ پس میں اس ملک کی بھیڑ کو بکری میں داخل کر کے دو برس میعاد مقرر کرتا ہوں۔ اور دُنبی ایک برس۔ اور یہی شریعت سے ثابت ہے"

(فتاوائے احمدیہ صفحہ ۱۶۱)

۱۰- قربانی کے جانوروں میں احمدیوں کے ساتھ غیر احمدیوں کی شراکت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند نہیں تھی:۔

۱۱- قربانی عید کی نماز پڑھنے کے بعد کی جاتی ہے۔ اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر دی ہو۔ تو اسے دوبارہ کرنی چاہیئے:۔

۱۲- عید کے دن جسے یوم النحر اور یوم الاضحیہ کہتے ہیں اور اس کے بعد دو دن تک قربانی کی جا سکتی ہے:۔

(۱۳) قربانی کا گوشت خواہ خود کھاؤ خواہ دوسروں کو کھلاؤ ہر طرح جائز ہے محتاج اور مسکین حتےٰ کہ غیر مسلم غریب شخص کو بھی قربانی کا گوشت بطور صدقہ دیا جاسکتا ہے۔

(۱۴) قربانی کی کھالوں کے لئے مرکز سلسلہ میں ایک فنڈ کھلا ہوا ہے۔ پس ہر قربانی کرنے والے کو چاہیئے کہ قربانی کی کھال بیچ کر اس کی قیمت اس فنڈ میں قادیان بھجوا دے۔

(۱۵) قصاب کو گوشت صاف کرنے اور کھال وغیرہ اتارنے کی مزدوری الگ دینی چاہیئے۔ حضرت علی فرماتے ہیں مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کی طرف سے قربانیاں کرکے ان کا گوشت اور کھال مسکینوں میں تقسیم کر دوں۔ مگر کھال اتارنے کی مزدوری اس میں سے نہ دوں ؛

(۱۶) قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واذکروا اللہ فی ایام معدودات حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایام معدودات سے مراد ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ہے چنانچہ اس کی تعمیل میں احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حج کے دن کی صبح سے لے کر یوم تشریق کے عصر کی نماز تک فرض نمازوں کا سلام پھیرنے کے بعد درمیانی آواز سے یہ تکبیر کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد اور مقتدی بھی یہی تکبیر کہتے پس ماہ ذوالحجہ کی ۱۰ ۱۱۔ ۱۲ تاریخ کو یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد خصوصاً اور درمیانی اوقات میں عموماً کہتے رہنا چاہیئے۔

(۱۷) عید کے دن یہ امور مسنون ہیں غسل۔ مسواک۔ آرائش۔ عمدہ کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ میں جلدی جانا۔ قربانی عید کی نماز کے بعد کرنا۔ نماز عیدگاہ میں پڑھنا۔ جس راہ سے جائیں اسے چھوڑ کر دوسرے راہ سے واپس آنا۔ آتے اور جاتے تکبیر کہتے جانا جو یہ ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ۔ واللہ اکبر وللہ الحمد۔

(۱۸) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عیدالفطر کے دن کچھ کھا کر نماز پڑھنے جاتے تھے۔ مگر عیدالاضحیٰ کے دن نماز پڑھ کر کھایا کرتے تھے۔ پس عیدالاضحیٰ کے دن ناشتہ کرکے نہیں جانا چاہیئے

(۱۹) عیدالاضحیٰ کی نماز عیدالفطر سے جلدی پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ بعد میں لوگوں نے قربانیاں کرنی ہوتی ہیں۔

(۲۰) عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نفل ادا نہیں کرنے چاہئیں۔

(۲۱) عیدین کی نماز بلا اذان اور بلا اقامت پڑھی جاتی ہے۔ اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے ؛

(۲۲) عیدین میں تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لینے چاہئیں۔ اس کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں اور کہی جاتی ہیں۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں کے برابر جا کر کھلے چھوڑ دینے چاہئیں اور ساتویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لینے چاہئیں۔ دوسری رکعت میں قبل از قرأت سوائے اس اس تکبیر کے جو سجدے سے اٹھتے وقت کہی جاتی ہے۔ پانچ تکبیریں اور کہی جاتی ہیں۔ اور پانچویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لئے جاتے ہیں ؛

یہ چند موٹے موٹے مسائل ہیں جن کا علم ہر شخص کو ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ احباب ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اگر کسی دوسرے کو ان باتوں کا علم نہ ہو تو اسے بھی یہ باتیں بتا دیں گے۔ تاکہ ہماری جماعت میں کوئی شخص ایسا نہ رہے۔ جسے ان باتوں کا علم نہ ہو ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور قادیان

کے متعلق ایک معزز اور تعلیم یافتہ سکھ دوست کی رائے

سردار دھرم انت سنگھ صاحب پرنسپل خالصہ پرچارک ودیالہ ترنتارن گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان تشریف لائے تھے۔ یہاں سے واپسی پر آپ نے نہایت فصیح انگریزی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور قادیان کے متعلق اپنے جذبات و خیالات کے اظہار پر مشتمل ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے،

(ایڈیٹر)

سردار صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ مختصر الفاظ میں انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے تو میرا جواب یہ ہوگا کہ نیک بننا اور نیکیوں کی زیارت کرنا۔ ہز ہولی نس مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب آف قادیان ان خوش قسمت اور بلند ہستیوں میں سے ہیں۔ جو اپنی زندگی میں اس اصول پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی زیارت کرنا اور آپ کے ارشادات کو سننا ایک سعادت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بعض مخصوص لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ کرسمس کے ایام میں جبکہ لوگ بکثرت دریاؤں۔ پہاڑوں۔ عمارتوں۔ دوسری بے جان چیزوں اور بے معنی نظاروں کو دیکھنے پر اپنا وقت۔ پیسہ اور قوت عمل ضائع کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے بعض مخصوص بندے قادیان کو بھاگتے ہیں۔ تا ان بابرکت ہستیوں سے لطف اندوز ہو سکیں۔ جو تمام مذاہب کے نیک اور مخلص لوگوں کے لئے آئندہ زندگی میں مقدر ہیں۔ میں نے جماعت احمدیہ کے دو سالانہ جلسے یعنی ۱۹۳۷ء و ۱۹۳۸ء کے دیکھے ہیں۔

وہاں میں نے خوبی ہی خوبی دیکھی ہے۔ میں نے کسی کو تمباکو نوشی کرتے۔ فضول بکواس کرتے لڑتے جھگڑتے بھیک مانگتے۔ عورتوں پر آوازے کستے دھوکا بازی کرتے۔ لوٹتے اور لغو طور پر ہنستے نہیں دیکھا۔ شرابی۔ جواری۔ جیب تراش۔ اس قسم کے بدمعاش لوگ قادیان کی احمدی آبادی میں قطعاً مفقود ہیں۔ یہ کوئی معمولی اور نظر انداز کرنے کے لئے قابل خصوصیت نہیں۔ کیا یہ بات اس وسیع براعظم کے کسی اور مقدس شہر میں نظر آسکتی ہے یقیناً نہیں۔ میں بہت مقامات پر پھرا ہوں۔ اور پورے زور کے ساتھ ہر جگہ یہ بات کہنے کو تیار ہوں۔ کہ بجلی کے زبردست جینیریٹو کی طرح قادیان کا مقدس وجود اپنے سچے متبعین کے قلوب کو پاکیزہ علوم سے منور کرتا ہے۔ اور قادیان میں احمدیوں کی قابل تقلید زندگی اور کامیابی کا راز یہی ہے ؛

حضرت مرزا صاحب ایسی روانی کے ساتھ پانچ سے نو گھنٹوں تک بولتے ہیں۔ کہ ہندوستان یا اس سے باہر اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ دسمبر ۱۹۳۸ء میں میں نے مرزا صاحب کی تقریر سنی۔ جو آپ نے کھڑے ہو کر پانچ گھنٹہ کی۔ اور سامعین جن میں میں خود بھی شامل تھا۔ بیٹھے سنتے رہے۔ اور نہایت غور کے ساتھ آپ کے مسکراتے ہوئے چہرہ مبارک کو دیکھتے رہے۔

جلسہ کی تمام تقریریں مذہبی ہوتی ہیں۔ جن کا استدلال قرآن مجید سے کیا جاتا ہے۔ لیکن ان میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جو بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی دوسرے کے لئے دلآزار ہو۔ اسلام کا بول بالا ہوتا ہے۔ مگر دوسرے مذاہب کی تحقیر کرکے نہیں۔ حضرت مرزا صاحب اور آپ کے خدام کی مہمان نوازی۔ باقاعدگی اخلاص اور ۴۴

۴۴ اور دوسری خوبیاں یقیناً بے نظیر ہیں۔ جتنا عرصہ میں قادیان میں رہا۔ میرے دل میں وہی جذبات پیدا ہوتے رہے۔ جو ہمارے روحانی پیشوا نے ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ کہ

"وہی واحد لاشریک سب میں موجود ہے۔ نانک اسے دیکھتا اور خوش ہوتا ہے۔"

خطہ پنجاب کا بہترین تحفہ چاول ہیں لہذا آپ بھی اس تحفہ کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں لکھیں۔ نرخ واجبی ہوگا۔ آزاد اینڈ سنز مریدکے ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میری والدہ"

نامِ نیکِ رفتگان ضائع مکن — تا بماند نامِ نیکت برقرار

از جناب مالک رام صاحب ایم۔ اے۔

یہ مختصر رسالہ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی والدہ مکرمہ مرحومہ کے حالات قلمبند فرمائے ہیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ اور سلسلہ کی مشہور اور قابلِ فخر خاتون تھیں۔ پچھلے سال مئی کے مہینہ میں ان کی وفات ہوئی۔ اللہ کریم انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

ہمارے یہاں عورتوں کا مذہب اور اعتقاد بالعموم ظلی اور طفیلی قسم کی چیز ہے۔ یعنی انہیں خود غور و فکر کی عادت بہت کم ہوتی ہے۔ اور ان سے اقدامِ دینی کی توقع رکھنا تو محال کے قریب ہے اس باب میں وہ اپنے خاوند کی تابع فرمان ہوتی ہیں۔ اور ان کا اعتقاد اپنے خاوند کے اعتقاد کا ظل ہوتا ہے۔ ان حالات میں آپ اس عورت کی جرأت کی داد دیں گے جس نے انشراحِ صدر کے بعد اپنے خاوند کی ہدایت کے بغیر احمدیت کو قبول کر لیا۔ غالباً اس معاملہ میں وہ منفرد اور واحد خاتون تھیں۔ کہ انہوں نے خاوند کی موجودگی میں مگر ان سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ جبکہ ابھی بیعت کے معنی اسلام سے کفر اور ارتداد لئے جاتے تھے جو لوگ آسمانی سلسلوں میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ ان سلسلوں کی صداقت کا نشان بن جاتے ہیں۔ ان کی اس سلسلہ میں داخل ہونے سے پہلے کی زندگی دو صورتوں سے خالی نہیں ہو سکتی۔ یا تو وہ پہلے بھی زہد و اتقا کے پابند ہوں گے۔ یا پھر فسق و فجور کے۔ اگر پہلی صورت ہے۔ تو ہم مخالفین کے سامنے انہیں بطور حجت پیش کر سکتے ہیں۔ کہ کیا تمہارے خیال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زہد و اتقا کا اجرا اور نتیجہ گمراہی اور ضلالت ہے۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے۔ اور یقیناً ایسا ہی ہے تو پھر بتاؤ۔ ایسے شخص کی اس سلسلہ میں شمولیت اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ یا نہیں۔ اگر دوسری صورت ہے اور وہ شخص خلوص سے اس سلسلہ میں شامل ہوا ہے۔ تو لازماً اس کی زندگی کا نہج ہی بدل جائے گا۔ وہ فسق و فجور کی جگہ پاکبازی کو اپنا شعار بنا لے گا۔ ہم معترض کے سامنے اسے بطور شہادت پیش کریں گے۔ اور کہیں گے کہ اس شخص کی پہلی زندگی بھی تمہارے سامنے ہے۔ اور موجودہ بھی۔ اگر تم اس سلسلہ کو گمراہ کن خیال کرتے ہو۔ تو بتاؤ۔ کہ اس شخص میں یہ تبدیلی کیسے پیدا ہوئی۔ ظلمت سے نور پیدا نہیں ہو سکتا۔ یقیناً تمہیں ماننا پڑے گا۔ کہ نور ہی منبعِ نور ہے اور یہ سلسلہ نہ گمراہ ہے۔ نہ گمراہ کن۔

مجھے اس موقعہ پر ایک واقعہ یاد آ گیا پنجاب کے ایک مشہور مسلمان سیاسی لیڈر (جو اب فوت ہو چکے ہیں) کے صاحبزادے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ حسبِ معمول ان کے اعزہ ان پر اعتراض کرنے لگے۔ ایک دن انکی والدہ نے بھی ان سے کہا کہ بیٹا۔ یہ تم نے کیا کیا۔ صاحبزادے نے جواب دیا اماں جان بھلا ایک بات تو بتائیں۔ کیا کبھی پہلے بھی میں نے نمازوں میں پابندی دکھائی تھی۔ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ پھر پوچھا کیا میں نے کبھی پورے روزے رکھے تھے۔ کہا نہیں۔ کیا دوسری دینی باتوں میں میری روش اچھی تھی۔ کہا نہیں۔ پھر کیا یہ سچ نہیں کہ اب میں پنجگانہ کے علاوہ تہجد بھی پڑھتا ہوں اور روزے بھی پورے رکھتا ہوں۔ اور دینی معاملات میں بھی زیادہ دلچسپی لیتا ہوں۔ ہاں۔ پھر آپ ہی غور فرمائیں کہ یہ تبدیلی محض احمدیت کی وجہ سے مجھ میں پیدا ہوئی ہے۔ اور اگر یہ سب باتیں اچھی ہیں۔ تو احمدیت کیونکر بری اور خراب چیز ہو سکتی ہے جس کا نتیجہ ایسا اچھا ہے مجھے معلوم نہیں۔ کہ ان کی والدہ نے اس کے بعد ان سے کیا کہا۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا۔ کہ آسمانی سلسلوں میں شامل ہونے والے ان سلسلوں کی صداقت کا نشان بن جاتے ہیں۔ چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ مرحومہ احمدی ہونے سے پہلے بھی صاحبِ الہام تھیں۔ ان کے رشد و ہدایت کا یہ عالم تھا۔ کہ بالکل ان پڑھ ہونے کے باوجود وہ کبھی دیہات کی مشرکانہ رسوم اور توہمات کا شکار نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے درجات بلند سے بلند تر کیا کرتا ہے۔ چنانچہ رویا کے ذریعہ ان پر احمدیت اور اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کھولی گئی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو چونکہ یہ بھی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں۔ یا یوں کہو کہ الٰہی مشیت کے ماتحت ملائکہ انہیں وہاں لے گئے۔ انہوں نے دیکھ لیا۔ کہ یہ گھڑی ہے۔ جسے میں پہلے رویا میں دیکھ چکی ہوں۔ بس پھر کیا تھا۔ وہیں ایک لمحہ کی جھجک کے بغیر بیعت کر لی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

جنہیں مرحومہ سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ وہ کس پایہ کی خاتون تھیں۔ ان کی باتیں سادہ۔ مگر ایسی روحانی کیفیت کی حامل ہوتی تھیں۔ کہ ممکن نہ تھا سامع ان سے لطف اندوز نہ ہو۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک برقی رو ہے۔ جو ان کی روح سے نکل کر دل و دماغ کو متاثر کر رہی ہے۔

ان کی گفتگو میں دعا کا پہلو بہت نمایاں ہوتا تھا۔ اور وہ جس مقام پر تھیں وہاں دوست دشمن کی تمیز اٹھ جاتی ہے جن دنوں انہیں دہلی میں حادثہ پیش آیا اور وہ کمر میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے نقل و حرکت سے معذور تھیں۔ میں ایک دن ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ وہی زمانہ ہے۔ جب ڈسکہ میں فساد کے بعد چوہدری شکر اللہ خان اور دوسرے احباب فوجداری مقدمہ میں ماخوذ تھے۔ اور فریقِ مخالف کے بعض افراد پر بھی مقدمات دائر تھے۔ باتوں باتوں میں فساد اور مقدمہ کا ذکر چھڑ گیا۔ فرمانے لگیں۔ میں تو سب کے لئے دعا کرتی ہوں۔ جہاں شکر اللہ خاں اور دوسرے احمدی میرے عزیز ہیں۔ اور میں ان کے لئے دعا کرتی ہوں۔ وہاں مخالفوں کے لئے بھی میرے دل میں کوئی کینہ نہیں وہ بھی اپنے اپنے والدین کے نورِ نظر ہیں گو دعا کرتی رہتی ہوں۔ کہ یا اللہ تو ان سب کو مقدمہ کے برے نتائج سے نجات دے اور ہدایت دے۔ اس ہنگامہ میں مخالفوں نے چوہدری شکر اللہ خان صاحب کو قتل کر دینے کی کوشش کی تھی۔ اور وہ سخت زخمی ہو گئے تھے۔ ایسے عنید دشمنوں کے لئے دعائے خیر اور وہ بھی اس شخص کی ماں کی طرف سے جو حملہ کا مقصودِ اول تھا۔ کوئی معمولی بات نہیں اور جس انداز سے انہوں نے یہ بات کہی۔ اس کا اظہار الفاظ میں کب ہو سکتا ہے۔ سچ ہے۔

> ایں سعادت بزورِ بازو نیست
> تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ان کی دوسری خصوصیت تبلیغ تھی۔ بے شک وہ ان پڑھ تھیں۔ مسائل کا انہیں علم نہ تھا۔ مگر اس کے باوجود ان کی تبلیغ نہایت موثر ہوتی تھی۔ انہیں ہمیشہ یہی خواہش رہتی۔ کہ ان کے تمام عزیز رشتہ دار اور ملنے والے احمدی ہو جائیں۔ اور جب کبھی وہ سنائیں۔ کہ آج فلاں کی طرف سے بیعت کا خط لکھوا دیا ہے۔ تو یوں معلوم ہوتا تھا۔ گویا مسرت سے زیادہ ان کے دل میں جذبۂ عجز و تشکر ہے۔ تبلیغ کی اصل روح بھی یہی ہے کہ انسان اپنی کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائے۔ کہ یا اللہ تو اس شخص کا سینہ کھول دے۔ اور اسے حق کے قبول کرنے کی توفیق دے اور اگر کامیابی ہو۔ تو اسے اللہ تعالیٰ کا فضل خیال کرے نہ کہ اپنے علم اور زبان کی فتح۔

آج یہ مبارک وجود ہمارے درمیان نہیں اس لئے اس کی یاد تازہ رکھنے کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ ان کے ایمان افزا اور ایمان افروز حالات کا مطالعہ کریں۔ اس دہریت الحاد اور مادیت کے دور میں ہر وہ چیز جو بندوں کو اپنے خالقِ حقیقی سے نزدیک کرے قابلِ قدر ہے۔ اور جو ایسی چیز مہیا کرتا ہے۔ وہ ہمارے دلی شکریہ کا مستحق۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ایک زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جناب چوہدری صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ حالات لکھ کر ایک بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ میں پھر اس دعا کے ساتھ اس تحریر کو ختم کرتا

۱۲۶

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ صدارت پر نظر

غیر مبایعین کی سلور جوبلی کے موقعہ پر مولوی محمد علی صاحب نے ایک خطبۂ صدارت دیا۔ جو اخبار "پیغام صلح" میں شائع کیا گیا ہے۔ امیر صاحب غیر مبایعین نے اس خطبۂ صدارت میں مسلمانوں کو خوش کرنے کی دیرینہ پالیسی اور "مصلحت" کو بہت استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اس میں احمدیت کے تعمیری کام کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کو صحیح رنگ میں پیش کیا۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا

ظاہر ہے کہ یہ وہی عقیدہ ہے جو عام مسلمانوں کا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی زیادہ تر مخالفت اسی عقیدہ "ختم نبوت" کی وجہ سے کی جاتی ہے غیر احمدی مولوی جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر اس حربہ کو استعمال کرتے اور پبلک میں اشتعال پیدا کرتے ہیں اور کوئی عقیدہ ایسا نہیں ہے۔ واقعات اس امر پر گواہ ہیں۔ اور احمدیت کی مخالف تحریکیں اس امر پر شاہد ہیں کہ جماعت احمدیہ کے معاندین عوام الناس کو مشتعل کرنے کے لئے سب سے زیادہ اس عقیدہ کو استعمال کرتے ہیں وہ بڑے زور شور سے پبلک کو یہ کہہ کر اکساتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آنحضور نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ اس امت میں اب دجال اور کذاب ہوں گے۔ لیکن بانی جماعت احمدیہ (علیہ السلام) کا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ خود انہوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور ان کی جماعت انہیں نبی تسلیم کرتی ہے۔ لہذا یہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

اور عوام مسلمان ایسی باتوں سے خوب مشتعل ہوتے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ان کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اور ان کی جماعت جب مرکزِ احمدیت سے الگ ہوئی۔ تو انہوں نے جہاں اور بہت سی باتوں میں عام مسلمانوں کی مخالفت سے بچنے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی تدابیر کیں۔ وہاں اس عقیدہ میں بھی ان کے ہمنوا بن گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے نبوت۔ آپ کے صریح اور واضح ارشادات بلکہ خود اپنی سابقہ تحریروں اور تقریروں کے خلاف یہ عقیدہ اختیار کر لیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف اور واضح الفاظ میں فرما دیا تھا کہ:-

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے"!

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

خود امیر صاحب غیر مبایعین متعدد مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی تحریر کر چکے تھے۔ اور عدالت کے ایک بیان میں حلفیہ طور پر آپ کی نبوت کا اقرار بھی کیا تھا۔ اسی طرح ان کے رفقاء کار بھی یہ اعلان کر چکے تھے کہ "ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں"!

(پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

مگر افسوس کہ بعد ازاں مصلحت زمانہ اور عام مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے شوق نے انہیں اپنے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور اپنی پہلی تحریروں۔ حلفیہ بیانوں اور تقریروں کو فراموش کر کے اس کے خلاف اپنے عقیدہ "ختم نبوت" کا اظہار کیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے اور آپ کی واضح تعلیم سے الگ ہو کر معاندین احمدیت کی صف میں شامل ہو گئے۔

یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ عام مسلمان اس عقیدہ پر قائم ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی ہونے کا دعوےٰ فرمایا ہے۔ مگر وہ آپ کو اس دعوے میں صادق خیال نہیں کرتے۔ اور ان کی مخالفت اور عداوت کا بڑا سبب یہی عقیدہ ہے۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی بہت بڑی اکثریت اس بات پر ایمان لاتی ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے سچے اور راستباز نبی تھے۔ جنہوں نے اپنے مطاع حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس رتبہ کو حاصل کیا مگر غیر مبایعین کی حالت ان دونوں کے بین بین ہے۔ لا الیٰ ھؤلاء ولا الیٰ ھؤلاء نہ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پورے طور پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نہ کلیتہً آپ سے الگ ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض ایسے عقائد جو مسلمانوں کی عام مخالفت کا باعث اور سبب ہیں۔ ان کو چھوڑ کر ان کی خوشی کے طالب ہیں۔ مگر مسلمان ان کی ایسی باتوں کو محض ایک فریب اور چال سمجھتے ہیں۔ اور انہیں منہ لگانے کے قابل ہی نہیں سمجھتے۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" اسکے متعلق رقمطراز ہے۔

"محمد علی (امیر غیر مبایعین) از بسکہ ذرا کائیاں واقع ہوئے ہیں۔ اور فن تاویل میں بعض دفعہ مسیلمہ کذاب کے بھی کان کاٹ لیتے ہیں۔ اس لئے ان کی روپہلی اور سنہری مصلحتوں نے اپنی خیر اسی میں دیکھی۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے سے انکار کر دیں"! (دسمبر ۱۹۳۶ء)

کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ کہ جن لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے امیر صاحب غیر مبایعین نے یہ سب جتن کئے تھے۔ وہ آپکو قابلِ اعتنا ہی نہیں سمجھتے۔ اور ان باتوں کو آپکی "سنہری اور روپہلی مصلحتوں" پر مبنی قرار دے رہے ہیں۔ غرض ان کی مثال بالکل اس شعر کے مصداق ہے

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

[illegible] قادیان

پنجاب کی مشہور و معروف دوکان

چائنہ مارٹ (عبدالرشید برادر)

دھنی رام سٹریٹ انارکلی لاہور

پر تشریف لے جائیں۔ ہر قسم کے شیشہ۔ چینی انیمل۔ ایلومنیم کے برتن خرید فرمائیں۔ چینی کے اعلےٰ سے اعلےٰ چائے کے سٹ کھانے کے سٹ۔ غسل خانہ کے سٹ شیشہ کا تمام قسم کا آرائشی سامان میز چمچے۔ کانٹے چھریاں۔ باورچی خانہ کا سامان اور بیشمار اشیاء جن کی تفصیل مشکل ہے۔ موجود ہیں۔

نوٹ۔ ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں اطلاع کرتے ہیں۔ کہ ہم بہت جلد انارکلی والی دوکان کو اٹھا کر اپنی دھنی رام سٹریٹ والی دوکان پر لے جاویں گے۔ دونوں دوکانیں یکجا ہو جائیں گی۔

عبدالرشید برادر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچہزار سپاہیوں کے لشکر میں شمولیت کا

فخر حاصل کرنے والے بدری صحابہؓ کا مقام حاصل کریں گے

جس نے کسی سال چندہ تحریک جدید نہیں دیا اس کو گذشتہ سالوں میں دینے کی اجازت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والوں کے لئے ایک اور راہ کھول دی ہے۔ اور وہ یہ کہ جو لوگ تحریک جدید کے کسی ایک یا دو سال میں تو حصہ لے چکے ہوں۔ مگر کسی وجہ سے ہر سال شامل نہیں ہو سکے۔ خواہ ان کی ملازمت جاتی رہی ہو۔ یا آمد کے ذرائع بند ہو گئے ہوں۔ یا ایک سال حصہ لینے کے بعد ان کی مالی حالت اس قدر کمزور ہو گئی ہو۔ کہ وہ تحریک جدید میں پانچ روپیہ کی اقل ترین رقم بھی ادا کرنے کے قابل نہ رہے ہوں۔ کیونکہ پانچ روپیہ سے کم حصہ لینے کی اجازت نہیں۔ یا بعض لوگ ایسے ہوں۔ کہ ان کو تحریک جدید کا علم ہی نہ ہوا ہو۔ یا کسی کو تحریک جدید کا مطالبہ صحیح طور پر سمجھ نہ آیا ہو۔ اور اب انہوں نے اسے سمجھا ہو۔ ایسے تمام احباب کے لئے اب شامل ہو کر ثواب حاصل کرنے کی اجازت فرما دی ہے۔ کہ ایسے احباب جن سالوں کا چندہ نہیں دے سکے۔ وہ اپنے ان گزشتہ سالوں کا چندہ دے کر شامل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔ جو نیا احمدی ہو۔ اسے اس بات کی بھی اجازت ہے کہ اگر وہ چاہے۔ تو گزشتہ سالوں کے چندہ میں شامل ہو جائے۔ پس ہر نئے احمدی سے گزشتہ سالوں کا چندہ بھی قبول کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح وہ جسے پہلے اس تحریک کا علم نہ تھا۔ یا وہ جو پہلے کلی طور پر نادار تھا۔ اس سے پہلے سالوں کا چندہ بھی قبول کیا جا سکتا ہے"۔ باوجود اس کے کہ ایسے دوستوں کو گذشتہ سالوں میں شامل ہو جانے کی اجازت ہے پھر بھی ۳۰ دسمبر کا خطبہ شائع ہونے پر بعض احباب نے لکھا کہ ہمیں گذشتہ سالوں میں بھی شامل ہونے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ (۱) ایک دوست حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ میں نے پہلے سال میں حصہ لیا تھا۔ مگر سال دوم سوم اور چہارم میں بوجہ مالی مشکلات شامل نہیں ہو سکا۔ حضور کا ایمان بڑھانے والا خطبہ ۱۸ نومبر سنکر دل میں حسرت اور ندامت پیدا ہوئی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ تو باوجود سخت مقروض ہونے کے ہر سال میں پہلے سال سے بڑھ کر حصہ لیں۔ اور میں اس سے محروم رہوں۔ اس لئے سال دوم۔ سوم۔ چہارم کا پندرہ روپیہ کا وعدہ بھی منظور فرمائیں۔ جب خاکسار نے حضور کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی تو حضور نے اس پر رقم فرمایا۔ جس نے بھی پہلے چندہ (تحریک جدید) دیا ہے وہ تلافی مافات کر سکتا ہے۔ لیکن انہیں چاہئیے کہ ۵/۲ - ۵/۳ - ۵/۴ - ۵/۵ - ۵/۶ سے سابقون میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یعنی صرف اڑھائی آنہ کی زیادتی سے تو پھر اس میں کیوں کوتاہی کریں"۔ پس احباب کو نہ صرف گذشتہ سالوں کے چندہ میں شامل ہونا چاہیئے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ اس میں کچھ نہ کچھ اضافہ کر کے سابقون الاولون میں داخل ہونا چاہیئے۔

(۲) ایک اور دوست لکھتے ہیں کہ میں بوجہ بے علمی کے تحریک جدید سال دوم۔ سال سوم میں شامل نہیں ہوا۔ حضور نے اجازت دی ہے کہ اب شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے سال دوم کے ۵/۔ سال سوم کے ۵/۔ کی بھی منظوری فرمائیں۔ اس پر حضور فرماتے ہیں۔ "جن سالوں کا چندہ نہیں دے سکے۔ ان کی اجازت دی جائے"۔ اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دفتر تحریک جدید کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ دفتر یاد رکھے۔ کہ سابق سالوں کے وعدے ان سالوں میں جمع ہونے چاہئیں نہ کہ اس سال میں"۔ ایسے احباب کو یہ یاد رہنا چاہیئے کہ گذشتہ سالوں کا چندہ ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل کریں۔ کہ کس کس سال کا چندہ کتنا کتنا ہے۔ تا کہ ان ہی گزشتہ سالوں کے حساب میں پڑ سکے۔ اور ان کا نام ہر سال چندہ دینے والوں کی فہرست میں آ سکے۔ اور حضور کی اس ہدایت کی تعمیل دفتر کرتا جائے۔

(۳) ایک دوست حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ میں نے خطبہ ۳۰ دسمبر پڑھا۔ آہ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اور میری بیوی اس ثواب سے اور اس فہرست سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف "پانچہزار سپاہی" کو پورا کرنے والی ہے۔ محروم رہ گئے۔ محرومی کی وجہ صرف غفلت اور سستی سے حصہ نہ لینا ہے۔ بس مجھے اور میری اہلیہ کو اس محرومی سے روحانی سخت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ حضور معافی فرما کر شمولیت کی اجازت فرمائیں۔ اور ہر دو کا وعدہ سال دوم میں ۵/ و ۵/ کا منظور فرمائیں۔ اس پر حضور رقم فرماتے ہیں۔ "شاید آپ نے پڑھا نہیں۔ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ جو حصہ لے چکے ہیں۔ وہ اگر کسی سال میں رہ گئے ہوں۔ تو اس سال کا حصہ لے سکتے ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان واضح ارشادات سے ظاہر ہے۔ کہ ہر شخص جس نے کسی سال میں حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے گزشتہ سالوں کا چندہ جن میں وہ شامل نہیں ہو سکا دے سکتا ہے۔ بلکہ اسے چاہئیے۔ کہ کچھ نہ کچھ اضافہ کر کے سابقون میں شامل ہو جائے اس کے علاوہ یہ بات بھی ظاہر کر دینے کے قابل ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہر سال حصہ لے رہے ہیں۔ مگر گذشتہ کسی سال یا سالوں میں اپنی طاقت سے کم حصہ لیا ہے۔ اور اس وجہ سے سابقون میں شامل ہونے سے محروم ہو رہے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے بھی حضور کی اجازت ہے۔ کہ وہ اپنی گذشتہ سالوں کی کمی کو نہ صرف پورا کر لیں۔ بلکہ اس میں اضافہ کر کے سابقون میں شامل ہو جائیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

" ان تمام لوگوں کو بھی جنہوں نے گذشتہ سالوں میں اپنی طاقت سے کم حصہ لیا تھا۔ وہ اپنی سستی کا ازالہ کریں۔ خدا تعالےٰ نے ان کے لئے ایک اور موقع پیدا کر دیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں"۔

اس جگہ اس بات کا اظہار کرنا بھی مناسب ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "پانچ ہزار سپاہیوں کی پیشگوئی" کے پورا کرنے والی فہرست میں وہی احباب آئیں گے جو متواتر دس سال تک مطابق قانون اصول اپنے مال کو اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے راہ خدا میں اخلاص سے قربان کرتے چلے جائیں گے۔

پس احباب کو دل کھول کر اس میں حصہ لینا چاہئیے۔ تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے والوں کی فہرست میں آ جائیں۔ بہت سی جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے وعدہ کی فہرست حضور کے پیش نہیں کی۔ چونکہ وقت بہت کم ہے۔ چاہئیے کہ جلد سے جلد فہرستیں تیار کر کے حضور کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہئیے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائیداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس موقعہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاسیات عالم

جاپان اور سیام کا اتحاد دنیا میں کیا "انقلاب" پیدا کرنیوالا ہے

موجودہ ایام میں جب مغربی دنیا کی آنکھیں یورپ کے حالات پر جمی ہوئی ہیں۔ جاپان چین کے علاقوں میں جارحانہ اقدام کے ساتھ ساتھ بعض خاص اغراض کے پیش نظر نہایت سرعت کے ساتھ اپنی پڑوسی حکومت سیام میں بھی اپنی گرفت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرتا چلا جا رہا ہے۔

جون ۱۹۳۲ء کی بغاوت کے بعد سیام میں نمائندہ حکومت کے قیام کے زمانہ سے لے کر اس ملک میں جاپانیوں کا اثر و اقتدار روز افزوں ترقی پر ہے۔ اس سے قبل یہ ملک مکمل طور پر پرجادھیپاک بادشاہ کے ماتحت تھا۔ جس کا رویہ مغربی ممالک اور خاص کر برطانیہ عظمیٰ کے متعلق نہایت موافقانہ تھا۔

جوں جوں ملک میں "قابل نفرت مغربیت" زیادہ پھیلتی گئی۔ اس کا اثر جاپان کے خلاف زیادہ سے زیادہ مضر ہوتا چلا گیا۔ سیام میں کسی جاپانی فرم کو تجارتی مراعات حاصل ہونا ناممکن ہو گیا۔ کوئی جاپانی جہاز باقاعدہ طور پر کسی سیامی بندرگاہ میں داخل نہیں ہوتا تھا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ۱۹۳۱ء میں سیام کے دارالسلطنت بانگوگ میں تین سو سے بھی کم جاپانی کاروبار کرنے والے تھے اس کے بعد تغیر کا دور شروع ہوا۔ پرجادھیپاک بادشاہ کے ہاتھ سے تمام خودمختارانہ طاقت ۱۹۳۲ء کی بغاوت میں چھین لی گئی۔ اور اسے مجبور کر دیا گیا کہ وہ ۱۹۳۵ء کے اوائل میں تخت سے اپنے بیٹے کے حق میں دستبردار ہو جانے پر جادھیپاک کے امور سلطنت سے بے دخل ہونے

کے ساتھ مغربیت کے اثر و رسوخ کا بھی جنازہ نکل گیا۔ بغاوت کے لیڈر ایسے اشخاص تھے جو مغربیت کے سخت مخالف تھے۔ اور جاپان کے ازحد موافق۔ بلکہ ان میں سے بعض تو حقیقی طور پر جاپانی حکومت کے تنخواہ دار گماشتے تھے۔

وہ لوگ جن کے ہاتھ میں موجودہ ایام میں سیام کی حکومت ہے۔ خصوصیت سے سب کے سب فوجی اور بحری افسر ہیں۔ کرنل پھیا پاہول وزیر اعظم سیام اپنی حقیقت کے لحاظ سے ڈکٹیٹر ہے۔ اور وہ کونسل آف ریجنسی جو کم سن بادشاہ اتندا کی قائم مقام بنائی گئی ہے۔ کلی طور پر وزیر اعظم کے ہاتھ میں کام کرتی ہے۔ ملکی حکومت میں جاپانیوں کے موافق حکمت عملی کے قیام کا ذمہ دار زیادہ تر یہی شخص ہے۔ جیسا کہ توقع کی جاتی ہے سیام اپنے فوجی اور بحری حکمرانوں کے ماتحت بڑے جوش و خروش سے قومیت پسند بنتا جا رہا ہے۔ جاپانیوں کی تحریک پر حکومت سیام نے مغربی ممالک کے ساتھ اپنے تمام قدیم

معاہدات منسوخ قرار دے دیئے ہیں۔ اور ایسے نئے معاہدات قائم کئے ہیں جن کی رو سے سیام کو مکمل آزادی حاصل ہو گئی ہے۔

وہ حکومت جس نے سب سے پہلے سیام کے ساتھ جدید معاہدات پر دستخط ثبت کئے جاپان تھی۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حکومت جاپان اس وقت بعض سیامی اعلیٰ عہدہ داروں کی پشت پناہ ہے۔ جس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ پچھلے دنوں بہت سے عہدہ داروں نے سیام میں چینی آدمیوں کے بکثرت موجود ہونے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اور وہ ان کو اپنے ملک سے باہر نکالنے کے لئے کوئی سخت قدم اٹھانے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔

بغاوت کے وقت سے لے کر جاپان سیام کے اقتصادی اور تجارتی میدان میں زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتا چلا جا رہا ہے اور بہت سے جاپانی افسروں کو سیامی فوج کی تربیت کے لئے مقرر کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ پچھلے سال جاپانیوں کا چیف آف سٹاف

سیام میں آیا تھا۔ اور اس نے وہاں کی فوج کے حربی فنون کی نمائش کا ملاحظہ کیا تھا۔ فوج کے لئے ہوائی جہاز بنانے کے لئے ایک کارخانہ بھی کھولا گیا ہے۔ جس کے نگران کار سب کے سب جاپانی ماہرین ہیں۔ سیامی فوج کو وسعت دینے میں ایک خاص مقصد پیش نظر ہے سیام کو اپنے ان علاقوں کو واپس لینے کی اشد ضرورت ہے جن پر ایک عرصہ سے انگلستان اور فرانس متصرف ہیں۔ لاؤس۔ سیم ریپ۔ بسی فن اور بیٹم بینگ فرانس نے دبا رکھے تھے۔ اور کیدہ۔ کیلانٹن۔ ترنگانو اور پرلس پر انگلستان نے قبضہ جما لیا تھا۔ سنگاپور اگر سیامیوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ تو ہندوستان کے بارے میں برطانیہ کے لئے نہایت مہلک ثابت ہو گا۔ اس نقطہ سے جاپان بھی اچھی طرح آگاہ ہے۔ اور وہ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے پیہم سیام کو اکسا رہا ہے۔ کیونکہ جاپان اچھی طرح جانتا ہے کہ اگر سیام اپنے علاقے واپس لینے میں کامیاب ہو گیا۔ تو پھر جاپان کے لئے اس ملک میں گھس آنا اور یہاں سے سارے مشرق پر چھا جانا اور ہندوستان کے طلسمی دروازے کو چوپٹ کھول دینا نہایت آسان ہو گا۔ جاپان اس امر کے خواب دیکھ رہا ہے کہ زرد نسل دنیا پر غالب آ جائے اور پھر زرد نسل

عید کی خاص رعایت سے فائدہ حاصل کریں

گولڈن ٹونک پلز

سفوف اعظم

سندروٹی

پائیوریا ماسخورہ کا مکمل بکس

آئی فرسول

ملنے کا پتہ:۔ مینجر یونان فارمیسی۔ رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا۔ جالندھر کینٹ (پنجاب)

مغربی سیاسیات

جنرل فرنکو کی کامیابی کے متوقع نتائج

سپین کی خانہ جنگی میں اسوقت باغی جنرل فرنکو کا پلہ بھاری نظر آرہا ہے۔ ۲۵ جنوری کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ اس کی فوجیں چاروں طرف سے بارسلونا میں داخل ہورہی ہیں۔ ذرائع رسل و رسائل بالکل مسدود ہورہے ہیں۔ صدر جمہوریت میڈرڈ کو روانہ ہوگیا ہے۔ باقی وزراءٔ پہلے ہی جاچکے ہیں۔ اور اس وقت شہر صرف وزیر خارجہ کے چارج میں ہے۔ سرکاری افواج میدان سے ہٹ رہی ہیں۔ اور باغی دم بدم آگے بڑھتے جارہے ہیں۔ اس جنگ میں اگر جنرل فرنکو کو کامیابی حاصل ہوگئی۔ تو سیاسیات انگلستان و فرانس پر بہت برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ دونوں ممالک اس خطرہ کو بخوبی محسوس کررہے ہیں۔ بلکہ باہم اس پر غور و خوض بھی کرچکے ہیں۔ جنرل فرنکو کی کامیابی کے یہ معنے ہونگے۔ کہ بحیرہ روم میں برطانیہ اور فرانس کی آزادی سلب ہوجائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مسولینی نے جنرل مذکور کی اعانت کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہانے کے علاوہ لاکھوں سپاہیوں سے بھی اس کی امداد کی ہے۔ اور اگر سپین میں باغیوں کو فتح حاصل ہوئی۔ تو مسولینی کا اقتدار بحیرہ روم میں بہت بڑھ جائے گا۔ اور اس طرح برطانوی اور فرانسیسی جہازوں کی آمد و رفت اور تجارت وغیرہ اٹلی کے رحم پر منحصر ہوکر رہ جائے گی۔ اور برطانیہ کے شرقی مقبوضات وغیرہ اس سے قریبًا منقطع ہوجائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ میں اس صورت حالات کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔

اور لنڈن میں زبردست مظاہرے ہسپانوی حکومت کی تائید میں کئے جارہے ہیں۔ جن میں حکومت سے مطالبہ کیا جارہا ہے۔ کہ اس کی مدد کرکے سپین میں جنرل فرنکو کے قبضہ کو ناممکن بنادے۔

ٹیونس اور کارسیکا کے جزائر فرانس کے قبضہ سے نکالنے کے لئے اٹلی میں جو جد و جہد شروع ہوچکی ہے۔ اس کا منشا بھی دراصل بحیرہ روم میں اپنے اقتدار کو مضبوط کرنا ہے۔ اور اگر اس میں بھی اسے کامیابی ہوگئی۔ تو وہ افریقن و ہسپانوی دونوں ساحلوں کو توپوں۔ سرنگوں۔ بحری جہازوں اور فوجوں سے اس قدر مضبوط بنادے گا کہ جس سے جبرالٹر کی جو اسوقت بحیرہ روم کا مغربی پھاٹک سمجھا جاتا ہے۔ اہمیت بالکل کم ہوجائے گی۔ اور وہ محض ایک معمولی بندرگاہ بن کر رہ جائے گا۔

مسٹر لائڈ جارج کے اعتراضات

وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چیمبرلین دنیا کو جنگ سے بچانے کے لئے بہت کوشش کررہے ہیں۔ فرانس اور اطالیہ میں جو تنازعہ پیدا ہوچکا ہے۔ اس کو مٹانے کے امکانات پر غور کرنے کے لئے حال ہی میں وہ فرانس میں وہاں کے مدبرین کے ساتھ تبادلہ خیالات کرکے اٹلی گئے تھے۔ ان کے اس سفر پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے ایک پبلک تقریر میں کہا۔ کہ مسٹر چیمبرلین ڈکٹیڑوں کے پیچھے پیچھے پھرتے اور ان کو سلام کررہے ہیں۔ ناجائز خوشامدیں کررہے ہیں۔ ان کے دورہ اطالیہ سے جنگ کے امکانات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔

فلسطین کانفرنس میں کیا ہورہا ہے

لنڈن سے ۲۳ جنوری کی ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ فلسطین کانفرنس کے سلسلہ میں بہت اتار چڑھاؤ ہورہا ہے۔ آئندہ ہفتہ برطانوی وزارت سب کمیٹی کی اس رپورٹ پر غور کرے گی۔ جو اس نے مسئلہ فلسطین کے متعلق مرتب کی ہے۔ اس رپورٹ میں ضروری ترمیم کے بعد عرب اور یہودی نمائندوں کے مشورہ سے اسے کمیشن کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق کے وزیر اعظم یہ تجویز پیش کرنے والے ہیں۔ کہ اس گتھی کو سلجھانے کے لئے عرب ممالک کی ایک بین الاقوامی لیگ قائم کی جائے۔ جس کے تعلقات حکومت برطانیہ کے ساتھ بہت مستحکم ہوں۔

برطانیہ اور فرانس کے مابین سرنگ

ایک فرانسیسی مدبر موسیو لوچو نے امور خارجہ کے مقرر کردہ ایک کمیشن کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے۔ کہ رودبار انگلستان کے نیچے سے ایک سرنگ نکال کر فرانس اور انگلستان کو ملا دیا جائے اور اس تجویز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے حکومت برطانیہ کے ساتھ جلد از جلد گفت و شنید کی جائے۔ موسیو موصوف نے لکھا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کو عام طور پر ایک ہی قسم کے خطرات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور اس لئے دونو کے مابین اس قسم کا محفوظ سلسلہ رسل و رسائل موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ مزید برآں آپ نے لکھا ہے کہ مارشل فوش کی رائے تھی۔ کہ اگر اس قسم کی سرنگ موجود ہوتی۔ تو ۱۹۱۴ء کی تباہ کن جنگ کی شاید نوبت ہی نہ آسکتی اور اس جنگ کے چھڑ جانے کے بعد دونو حکومتوں نے اس قسم کی سرنگ کے موجود نہ ہونیکے نقصانات کا بخوبی احساس کیا تھا۔

ہسپانوی پناہ گزینوں کی امداد

ہسپانیہ میں اسوقت صورت حالات نہایت نازک ہے۔ حکومت سپین نے فرانس سے درخواست کی تھی۔ کہ عورتوں اور بچوں کو اپنے علاقہ میں پناہ گزین ہونے کی اجازت دیدے۔ جو منظور کرلی گئی ہے پناہ گزینوں اور ان کے سامان سے بھری ہوئی لاریاں فرانسیسی علاقہ کی طرف جارہی ہیں۔ حکومت فرانس نے تجویز کی ہے کہ شمالی ہسپانیہ میں ایک علاقہ کو غیر جانبدار قرار دے کر اسے ان مصیبت زدہ پناہ گزینوں کے لئے مخصوص کردیا جائے۔ اور اس کی نظم و نسق کو ایک بین الاقوامی کمیٹی کے سپرد کردیا جائے۔ حکومت اگرچہ بارسلونا سے قریبًا شکست کھاچکی ہے۔ تاہم اس کا ارادہ ہے کہ جیرونا کے مقام پر پھر ایک دفعہ محاذ جنگ قائم کرکے باغیوں کا مقابلہ کیا جائے۔ اور اس لئے تمام سامان جنگ بارسلونا سے وہاں منتقل کرنیکی کوشش کی جارہی ہے

عربی وفد کی لنڈن کو روانگی

قاہرہ سے ۲۴ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ فلسطین کانفرنس کیلئے عربی وفد کل یہاں سے روانہ ہوگیا۔ ارکان وفد کا انتخاب وزیر اعظم عراق۔ برطانوی سفارت کے افسران اور کئی عرب لیڈروں سے مشورہ سے عمل میں آیا ہے۔ مفتی اعظم نے مخالف پارٹی کے دو ممبروں کی شمولیت پر اظہار رضامندی کردیا تھا۔ لیکن ان میں سے ایک راغب پاشا مفتی اعظم کی پارٹی میں شامل ہوگیا ہے۔ اور دوسرا ممبر جو تجویز کیا گیا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا ہے۔ اور اسوجہ سے شرکت سے معذور ہے۔

مخالف پارٹی کے لیڈر فخری نشاشیبی نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں نے فلسطین کانفرنس کے چیف سکرٹری سے مکرر مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہمارے بھی اتنے ہی نمائندے ہونے چاہئیں جتنے مفتی اعظم کی پارٹی کے ہیں۔

آسٹریلیا کیلئے خطرناک پوزیشن

آسٹریلیا کے وزیر داخلہ مسٹر ہیوز نے ۲۵ جنوری کو ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے جس میں کہا ہے۔ کہ یورپین سیاسیات میں اتار چڑھاؤ ایسی صورت اختیار کرگئے ہیں۔ کہ جمہوریہ آسٹریلیا کے لئے سخت خطرات درپیش ہیں۔ اور اگر اسے محفوظ رکھنا ہو تو اس کیلئے فوری اقدام ضروری ہے۔ مشرف البعید

نئی دوکان — نیا سامان

119

خواجہ برادرس جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور

کی دوکان پر — تشریف لائیں

جہاں پر موزہ بنیان سویٹر مفلر ادنی ہر قسم نیز تولیہ رومال ٹائی اور دیگر آرائشی سامان بارعایت مل سکتا ہے۔

(نزد چوک دھنی رام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah